Lesson 25. Al-Baqarah (Ayaat 197 - 203): Day 86 سُوْرَةُ الْبَقَرَة کی تفسیر

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ‌ؕ فَاِذَآ اَفَضۡتُمۡ مِّنۡ عَرَفٰتٍ فَاذۡكُرُوا اللّٰهَ عِنۡدَ الۡمَشۡعَرِ الۡحَـرَامِ‌ وَاذۡكُرُوۡهُ كَمَا هَدٰٮكُمۡ‌ۚ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيۡنَ ﴿۱۹۸﴾ اس کا تمہیں کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں بذریعہ تجارت) اپنے پروردگار سے روزی طلب کرو اور۔۔۔۔

یہاں یہ بتایا جارہاہے کہ اگر کوئی حج کے لئے جارہاہے اور پیسوں یارقم کی جگہ کچھ چیزیں ساتھ رکھ لے اور انہیں وہاں لے جا کر بیچ لے اور اپنے اخراجات پورے کر لے تو اللہ اس بات کی اجازت دیتا ہے۔

کچھ لوگ شاید باتیں بنائیں لیکن اللہ نے اس بات کی اجازت دی ہے۔ اور واپسی پر بھی اگر کوئی کچھ سامانِ تجارت ساتھ لانا چاہے تو لا سکتا ہے۔ اللہ تجارت کو ناپسند نہیں کرتا۔ بلکہ سچّا تاجر روزِ قیامت نبیوںؑ کے ساتھ ہو گا۔ جو جھوٹ بول کر مال نہیں بیچتا، جو جھوٹی قسم نہیں کھاتا ہو اور ناجائز منافع نہیں کماتا ہو۔ (حدیثؐ) دین کا خوبصورت مزاج ہے کہ ضرورت کے لئے کر سکتے ہو۔

اس کا فرق اس طرح سمجھیں کہ ایک شخص حج کے لئے جارہاہے لیکن کچھ چیزیں وہاں بیچنے کے لئے ساتھ رکھ لی ہیں۔ دوسرا وہاں جابزنس کے لئے رہاہے لیکن کچھ وقت پاس تھا سوچا چلو درمیان میں حج بھی کر لیتاہوں۔ دوسری صورت قابلِ قبول نہیں ہے۔

جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر حرام (یعنی مزدلفے) میں خدا کا ذکر کرو اور اس طرح ذکر کرو جس طرح اس نے تم کو سکھایا۔ اور اس سے پیشتر تم لوگ (ان طریقوں سے) محض ناواقف تھے۔

میدانِ عرفات ہی اصل حج کا مقصد ہے یعنی عرفات میں اللہ کا ذکر کریں۔ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ عرفہ کا قیام ہی حج ہے۔ 'الحج عرفۃ'۔ عرفات وقفہ سے ہے۔ کھڑے ہونا یعنی قیام کرنا کرنا۔

باقی اگر حج کا کوئی رکن چھوٹ جائے لیکن اگر عرفات میں ۹ ذوالحج کو نہیں پہنچے تو حج نہیں ہو گا۔

آٹھ تاریخ کو مکّہ سے منیٰ چلے جاتے ہیں، رات وہاں گزار کر اگلے دن میدان عرفات پہنچ جاتے ہیں ظہر سے پہلے پہنچ جائیں تو انتظار کریں اور پھر ظہر کے ساتھ عصر ملا کر پڑھیں گے۔ باقی وقت میدانِ عرفات میں دعائیں کریں گے۔ پھر غروبِ آفتاب سے پہلے وہاں سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہونگے۔

تو حج کیا ہے ؟ حج میں کوئی زائد عبادت نہیں ہے۔ صرف اللہ ہمیں تقویٰ سکھانا چاہتا ہے۔ ہمیں صبر سے کام لینا ہوتا ہے۔ بہت سارے ایسے کام ہونگے جو ہمیں پسند نہیں آئیں گے تو بس صبر کریں۔ ذِکر اور دعائیں کریں۔ میدان عرفات میں مسجد نمرہ سے خطبہ ہوتا ہے وہ سُنیں۔ مسجد نمرہ کی ایک طرف میدانِ عرفات سے باہر ہے اس لئے خیال رکھنا ہوتا ہے کہ عرفات کے اندر ہی رہیں۔ اللہ ہم کو چُست دیکھنا چاہتا ہے۔ مکّہ سے منیٰ، پھر عرفات، پھر مزدلفہ، پھر منیٰ پھر مکّہ۔ کیا پیغام ملتا ہے؟ کہ دوڑ دوڑ کر اللہ کی راہ میں لگے رہیں۔

علامہ اقبالؒ نے فرمایا؛

تجھے آبا سے اپنے کوئی نسبت ہو نہیں سکتی - کے تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سیارہ

دین پر کام کریں، اللہ کے دین پر خود عمل کریں اور دوسروں کو بھی علم دیں۔ ہمیں دیکھ لیں کہ ہماری تو نماز میں خشیّت نہیں ہے کیا حج یا قتّال میں عاجزی یا خشیّت ہو گی؟

حج میں انسان کی اناٹوٹ جاتی ہے۔ حج میں انسان بھاگ دوڑ کر کے اللہ کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ میدانِ عرفات تو بس قیامت کا دن لگتا ہے۔

وہاں بہت ساری سہولتیں نہیں ملتیں۔ انسان کا ایک ہی مقصد ہے کہ اللہ کو یاد کریں اور اللہ کو راضی کر لیں۔ پھر وہاں مغرب کا وقت آ گیا۔ مغرب اور عشاء کو ملا کر مزدلفہ میں پڑھتے ہیں۔

اس دن انسان کو اپنی اوقات سمجھ آتی ہے۔ کھلے میدان میں سو جاتے ہیں۔

اگلے دن رمی (کنکریاں مرنا)، قربانی، طواف، بال کاٹنے اور پھر حج مکمل۔ یعنی حج کے ارکان پورے کرنے ہوتے ہیں۔ حج مشقت کا نام ہے۔ اللہ آپ کو یہی سکھاتا ہے۔ بے گھر، تھکے ہوئے اور کھانا بھی ملا گیا تو کیسا؟ یہ سب باتیں سُنّت سے معلوم ہوتی ہیں۔

نبی پاکؐ نے فرمایا تھا کہ "مجھ سے حج کا طریقہ سیکھ لو۔" یہاں سے اُستاد کی اہمیت بھی معلوم ہوتی ہے کہ بے شک کتابوں سے پڑھ لیں لیکن اُستاد نبیوںؑ کی پیروی کرتے ہوئے سکھاتا ہے۔ نبیؑ رول ماڈل ہوتے ہیں۔ ۱۳، ۱۲، ۱۱ میں منیٰ میں رہنا ہوتا ہے۔ وہاں جمرات ہیں۔ وہاں رمی (کنکریاں مرنا) کے لئے جاتے ہیں۔ وہاں شیطان نے ابراہیمؑ کو بہکانے کی کوشش کی تھی اور انہوںؑ نے شیطان کو کنکر مارے تھے۔

یہ حج کا سفر اصل میں اداؤں کا سفر ہے۔ اللہ کو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، حاجرہؑ کی ادائیں ایسی پسند آئی ہیں کہ وہ سب حج اور عمرے کا حصہ بن گیا۔ یہ سادہ لوگ تھے۔ اللہ نے ان کی قدر کی۔

نبی پاکؐ نے فرمایا تھا کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو دیکھنے میں سادے لگتے ہیں یعنی جن میں کوئی دنیاداری نہیں ہوتی۔لوگ ان کو کچھ نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر وہ قسم کھالیں تو اللہ پوری کر دیتا ہے۔

آپ اپنے آپ کو اللہ کی راہ پر چلالیں۔ اللہ کو راضی کرلیں۔ قسم تو ایک طرف اللہ آپ کے دل میں آئی ہوئی بات پوری کر دے گا۔ اللہ اپنے بندوں کی بہت قدر دانی کرتا ہے۔

علامہ اقبال نے فرمایا؛ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

نبی پاکؐ نے صرف آسمان کی طرف دیکھا تھا تو اللہ نے اُنؐ کے دل کی بات کو سمجھ کو مسلمانوں کا قبلہ بدل دیا تھا۔

ہم دین والوں کی قدر کرتے ہیں۔ علم والوں کی بھی کرتے ہیں۔ عبادت کرنے والوں کو بس ہم مولوی سمجھتے ہیں۔ ہمیں اپنے اندر روحانیت لانے کی ضرورت ہے۔

ہمیں حج کی فکر ہی نہیں ہے۔ ہم بچّوں کو حج نہیں کرواتے لیکن شادی کی فکر کرتے ہیں۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ جس کو استطاعت ہونے کے باوجود حج کی فکر ہی نہیں اللہ کو اس کی پرواہ ہی نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مریں۔

ہمارے بچّے ہمارا سرمایہ ہیں۔ ورنہ تو نبی پاکؐ نے فرمایا تھا کہ ایسا دور بھی آنے والا ہے جب اولاد والے لوگ، بے اولاد لوگوں کی طرف دیکھ کر کہیں گے کہ تم خوش قسمت ہو۔

ہمیں اپنے بچّوں کو حج پر لے کر جانا چاہیئے۔ ہم نے اپنے بچّوں کو مادّی چیزوں میں ڈال دیا ہے۔

بچّوں کو حج کروائیں۔ عمرے پر لے جائیں۔ اسلامی چیزیں دکھائیں۔ نبی پاکؐ سے محبت ہو جاتی ہے۔ سیرتؐ کی کتابیں اور سی ڈی ساتھ لے کر جائیں۔

علم حاصل کریں کیونکہ علم سے انسان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ علم انسان کو اللہ اور نبی پاکؐ سے جوڑ دیتاہے۔ اللہ کی کتاب دیکھ کر اللہ سے محبت کریں۔ لوگ اللہ کے گھر کو دیکھ کر تڑپتے ہیں اللہ کا کلام بڑی چیز ہے۔ کعبے کی چادر اور مدینے کی جالیوں کاذِکر کر کے ہم جذباتی ہو جاتے ہیں لیکن اللہ کے کلام کو سمجھیں۔ دین کی روح کو سمجھیں۔

اللہ کرے ہمیں دین کی روح سمجھ آجائے اور دین کی روح مل جائے۔ آمین

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

﴿۱۹۹﴾ پھر جہاں سے اور لوگ واپس ہوں وہیں سے تم بھی واپس ہو اور خدا سے بخشش مانگو۔ بے شک خدا بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے۔

یہاں حکم وہی ہے کہ واپس منٰی میں جاؤ۔ لیکن مکّہ والے مشرکین کی کچھ بدعات تھیں۔

قریش جن کو اپنی سرداری پر مان تھے۔ خود کو بڑا سمجھتے تھے۔ انہوں نے عرفات میں جانا چھوڑ دیا۔ وہاں تو عام لوگ جاتے ہیں۔ منٰی میں رُکے رہتے۔ یہ نہیں جاتے تھے۔ پھر خاندانوں کے رشتے داریوں سے کچھ اور لوگ بھی یہی کرنے لگے۔ قریش کو زعم تھا کہ ہم بڑے ہیں۔ اللہ نے حکم دے دیا کہ سب لوگ جاؤ۔ اور اللہ سے توبہ کرو۔ دین ایک سیٹ اور یقینی احکام کا نام ہے۔ خود ساختہ طریقوں پر عمل نہیں کرنا۔ اللہ کے احکام پر عمل کرو۔ اللہ سے توبہ کرو وہ تمہیں بخش دے گا۔

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾

پھر جب حج کے تمام ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) خدا کو یاد کرو۔ جس طرح اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو (خدا سے) التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو (جو دنیا ہے) دنیا ہی میں عنایت کر ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔

اب ہوتا کیا کہ وہاں حج کرتے اور پھر اپنے خاندانوں کے قصّے کہانیاں شروع کر دیتے۔ آج کی زبان میں سمجھ لیں کہ روزے رکھتے اور پھر عید پارٹی شروع۔ مشرکین منیٰ کے میدان میں محفلیں سجاتے۔ فخر، تکبّر ریاکاری کی باتیں کرتے۔ اپنی بڑائی کی باتیں کرتے۔

یہاں فرمایا جارہاہے کہ حج اللہ کے لئے عبادت ہے۔ اللہ کا ذِکر کرو۔

آگے حج کی نیّت کا ذِکر ہے کہ کچھ لوگ تو اس لئے حج کے لئے جاتے ہیں کہ کوئی ایک ہے جو یہ کہتا ہے؛

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو (خدا سے) التجا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو (جو دنیا ہے) دنیا ہی میں عنایت کر ایسے لوگوں کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں۔"

یعنی دنیا ہی مانگتے ہیں۔ لوگ حج پر جا کر بھی دنیا کی دعائیں ہی کرتے ہیں۔ یہاں اللہ نے کسی کا نام نہیں لیا۔ بس کچھ لوگوں کی بات کر دی ہے۔ کہ ان کی نگاہ دُنیا پر ہے۔ مادہ پرست ہے۔

اب یہاں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک تو نبی پاکؐ نے حج کے کسی چکر کی کوئی دعا نہیں بتائی۔

دوسری بات یہ کہ نبی پاکؐ اللہ کی بڑائی بیان کرتے تھے۔ حجرِ اسود سے لے کر رُکنِ یمانی تک جس کو ہم تیسرا کلمہ کہتے ہیں۔(یعنی کعبے کی تین اطراف میں)

رُکنِ یمانی سے لے کر حجر اسود تک ربنا اتنا والی دعا پڑھتے جو آگے آ رہی ہے۔

کچھ لوگوں نے آج بھی چکروں کی دعائیں بنائی ہوئی ہیں۔ کچھ لوگ صرف دعائیں دہراتے ہیں۔

اپنے دل سے مانگیں۔

لوگوں کی دعاؤں میں دنیا کی دعائیں ہوتی ہیں۔ آخرت کا حِصّہ نکل جاتا ہے۔

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِى الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

اور بعضے ایسے ہیں کہ دعا کرتے ہیں کہ پروردگار ہم کو دنیا میں بھی نعمت عطا فرما اور آخرت میں بھی نعمت بخشیو اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو۔

اس دعا پر لیکچر دیا گیا تھا شائد آپ کو نورالقرآن کی ویب سائٹ پر مل جائے۔

یہاں فرق دیکھ لیں۔ کہ دنیا اور آخرت بھی مانگی اور آگ سے پناہ مانگی۔

اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ نَصِيۡبٌ مِّمَّا كَسَبُوۡا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

یہی لوگ ہیں جن کے لئے ان کے کاموں کا حصہ (یعنی اجر نیک تیار) ہے اور خدا جلد حساب لینے والا (اور جلد اجر دینے والا) ہے۔

دو لوگوں کو ذِکر ہے ایک نے صرف دنیا مانگی اور دوسرے نے دنیا، آخرت اور آگ سے پناہ۔

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ اب یہاں حَسَنَةً کونسی نعمت ہے

1. وہ نعمت جس میں اللہ کی نارضگی نہ ہو، یعنی اللہ کی ناپسندیدہ چیز نہ ہو۔
2. جس کے حساب کا ڈر نہ ہو۔
3. جس کے عذاب کا ڈر نہ ہو۔ حرام کام نہ ہو۔
4. جس کے بعد کوئی حرام کام شروع نہ ہو۔ یعنی صرف دنیا کے لئے نہ ہو۔
5. اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط ہو۔ اللہ سے دُور نہ ہو جائیں۔

دنیا کی کچھ نعمتیں ہم مانگ تو لیتے ہیں لیکن بعض اوقات وہ ہمارے لئے اچھی نہیں ہوتیں۔ ایسا مال مانگیں جو ہم اللہ کی مرضی کے مطابق کے خرچ کرنا، ایسا کرنا جائز ہے۔

کچھ لوگ باہر کے ملکوں میں چلے جاتے ہیں لیکن وہاں اولاد ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔ نمازیں گئیں۔ کاروبار تو بڑھ گیا لیکن سکون گیا۔

دنیا مانگنا منع نہیں ہے لیکن نیّت کریں کہ اللہ کو راضی کرنے والی نعمت ملے۔ صرف مال نہیں مانگنا، آخرت بھی مانگنی ہے۔ عذاب النار سے پناہ بھی مانگیں۔

مال مانگیں لیکن ساتھ ڈیپریشن نہ آئے۔ کھانا ملے لیکن ساتھ بیماری نہ ملے۔ بڑا گھر اور زیورات مانگیں لیکن ساتھ شوہر کی محبت بھی مانگیں۔ لڑکیوں کے لئے اچھے رشتے مانگتے وقت قدردان خاوند مانگیں۔ کوشش کریں کہ اللہ خوشیوں والی دنیا دے۔ کبھی دولت دیکھ کر بیٹی نہ دیں۔ تقویٰ والے کو دیکھ کر

بیٹی دیں وہ دولت نہ بھی دے سکا تو دُکھ نہیں دے گا۔ آج ہزاروں لاکھوں بیٹیاں ایسی ہیں جن کو گھر کا سکون نہیں ملتا۔

قرآن کا اصل حُسن یہی ہے کہ قانون بھی سکھاتا ہے حکم بھی دیتا ہے اور پھر ساتھ ساتھ انسان کا تزکیہ بھی کرتا ہے۔ کچھ دعاؤں کی بات کرکے واپس حج کی بات شروع ہوتی ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

اور (قیامِ منیٰ کے) دنوں میں (جو) گنتی کے (دن میں) خدا کو یاد کرو۔ اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔ یہ باتیں اس شخص کے لئے ہیں جو (خدا سے) ڈرے اور تم لوگ خدا سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اس کے پاس جمع کئے جاؤ گے۔

- آٹھ تاریخ کو جب مکّہ سے منیٰ جاتے ہیں اس کو یوم الترویہ کہتے ہیں۔ معنی اونٹوں کو پانی پلانا۔ عرب لوگ حج پر روانہ ہونے سے پہلے اونٹوں کو پانی پلاتے تھے۔
- نو تاریخ کو یوم العرفہ کہتے ہیں۔
- دس کو یوم النحر کہتے ہیں کیونکہ یہ قربانی کا دن ہوتا ہے۔
- ۱۱،۱۲،۱۳ کو یومِ تشریق کہتے ہیں۔ منیٰ میں قیام۔ رمی کرتے ہیں اور تکبیرات کہتے ہیں۔ جو کوئی جلدی چلا جائے تو کوئی بات نہیں۔ بس تقویٰ کرنے والا ہے۔

حج کا تحفہ تقویٰ ہے۔اب تو ساری چیزیں ہر جگہ مل جاتی ہیں۔کوشش کریں کہ صرف آبِ زم زم لے کر جائیں۔

ایک بہن نے یہ پیغام دیا:حج کی آرزو تھی لیکن جانہ سکی۔اب سمجھ آیا کہ اللہ چاہتا تھا کہ میں تقویٰ سیکھ لوں۔میرے اندر تڑپ پیدا ہوگئی ہے۔اب بس اللہ سے تعلق مضبوط کرنے کی خواہش ہے کہ اللہ کے گھر جا کر اپنی اَنا کو توڑ سکوں۔اللہ کی محبت میں اپنے آپ کو مٹا سکوں۔

قرآن پڑھنے کے بعد کیا کہنا چاہیے؟ہمیں یہ پڑھنے کی سند ملتی ہے۔

سُبۡحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِينَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِينَ* اس لئے یہی پڑھنا چاہیے۔

صدق اللہ العظیم پڑھنے کی کوئی روایت نہیں ملتی۔